ہوشیار

وطن عزیز پاکستان میں سیاسی استحکام کسی دور میں بھی قابل رشک نہیں رہا بلکہ ہمیشہ ہی سے اندرونی و بیرونی خطرات سے دوچار رہا ہے۔اس کی ایک وجہ تو یہ تھی اور اب بھی ہے کہ ہمارا ایک ہمسایہ ملک ہندوستان ہمارا ازلی دشمن ہے اور اس نے 56 سال گزر جانے کے باوجود پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کیا اور وہ یہ راگ عالمی سطح پر بھی اور علاقائی حالات و واقعات کے تناظر میں ہمیشہ الاپتا رہا ہے اور اب بھی اسی بات کی رٹ لگائے ہوئے ہے کہ پاکستان ایک دہشت گرد ریاست ہے اور بھارت کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے وغیرہ۔لیکن ہماری حکومتیں خواہ وہ فوجی ہوں یا سیاسی نہ تو دشمن کو اس کی زبان میں جواب دینے کی ہمت کرتی ہیں ورنہ ہی کم از کم اپنے بچاؤ اور دفاع کیلئے ہی خاطر خواہ قدم اٹھایا جاتا ہے۔جس کی زندہ مثال وطن عزیز میں انڈین فلموں کی بھر مار اور سر عام ان کی نمائش اور انڈین گانوں پر حکمرانوں کی تقاریب میں ڈانس اور ارباب اختیار و اصحاب حکومت کی طرف سے حوصلہ افزائی کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔دشمن کو دشمن سمجھتے ہوئے اس کی چالوں اور تدابیر کو ناکام کرنے کی سعی اگرچہ سیاسی حکومتوں کے ادوار میں بھی کم کم ہی ہے۔مگر فوجی اقتدار کے دوران تو اس کے برعکس بعض ایسے اقدامات بھی کیئے جاتے ہیں کہ سادہ لوح لوگ تو یہ سوچنے پر مجبو ہو جاتے ہیں کہ جسے ہم دشمن سمجھتے ہیں وہ ہمارا دشمن بھی ہے کہ نہیں؟ مثلاً حالیہ دنوں میں ہی فوجی حکمران اور فوجی اقتدار کے سنگھاسن پر بیٹھ کر آنے والی سیاسی حکومت کی طرف سے ہندوستانی حکمرانون کے سامنے بچھے جانا اور ان کی خوشامد کرنا خصوصاً واجپائی کے دورہ پاکستان کیلئے ترلے اور منتیں کرنا اور بار بار مذاکرات کی بھیک مانگنا کم از کم پاکستانی عوام کے فکر، سوچ اور مزاج کے بالکل خلاف ہے اور ایسے انداز کی سوائے دستر خوانی قبیلہ کے کوئی پاکستانی تائید و حمایت نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وزیر اعظم جمالی کا واجپائی کو بزرگ قرار دینا اور اس بات کا کھلے عام اظہار کرنا کہ میں خود بھارت جا کر بھارتی وزیر اعظم سے ملنے کیلئے تیار ہوں اور اب کنٹرول لائن پر یکطرفہ جنگ بندی کا اعلان اور جنرل پرویز مشرف کی طرف سے فضائی پابندیوں کا خاتمہ کسی طور بھی قابل تحسین نہیں بلکہ ایسے معاملات کہ جہاں بھارت کا اپنا نقصان ہو رہا ہو اور وہ اس کے باوجود صرف عالمی سطح پر پاکستان سے نفرت کے اظہار کیلئے فضائی پابندیاں لگائے بھی اور برقرار بھی رکھے۔حکمرانوں کی طرف سے ان کا خاتمہ کمزوری، بزدلی یا دشمن سے محبت اور اس کو فائدہ پہنچانے کے سوا کچھ بھی نہیں۔سب سے بڑھ کر المیہ تو یہ ہے کہ اپوزیشن میں شامل سیاسی جماعتیں اس کے خلاف توانا آواز بلند کرنے کی ہمت نہیں پا رہیں اور رہی مذہبی جماعتیں وہ بھی مجلس عمل کی شکل میں صرف فوجی وردی اور ایل ایف او پر سوئی اٹکائے بیٹھی ہیں اور ایک سال سے زیادہ عرصہ گلے پھاڑتے اور ڈیسک پیٹتے گزر گیا ہے۔صرف اس بات پر کہ آئینی بل اسمبلی میں پیش کیا جائے کیا انہوں نے کبھی یہ بھی غور کیا کہ حکومت نے انہیں L.F.O کے چکر میں ڈال کر بھارتی امریکی مفادات کا کس قدر تحفظ کیا ہے۔ کتنے پاکستانی امریکہ کے ہاتھوں فروخت کئے ہیں اور کتنے دوستوں کے دام کھرے کیے اور کتنے نوجوانوں کا خون بھارتی خوشامد اور امریکی دوستی کی بھینٹ چڑھایا گیا اور اب معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ ایف سی کالج میں صدر صاحب خطاب کے لئے جاتے ہیں تو وہ تقریب قرآن مجید کی تلاوت اور بائبل پڑھ کر سنانے سے شروع کی جاتی ہے اس کے باوجود جناب صدر اس تقریب میں فرماتے ہیں ہمارا دین اتنا کمزور نہیں کہ کسی غیر مذہب یا غیر ملکی تعلیم سے مرعوب ہو جائے گا۔"بندہ پُچھے" اس سے بڑھ کر اور مرعوبیت کیا ہو گی لیکن یہ تو سمجھنے والوں کیلئے ہے اور سارک کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں اسلام آباد کے چوک میں نصب غوری میزائل کا ماڈل اکھاڑ دیا جاتا ہے۔مذہبی جماعتیں خصوصاً یہ غور کریں کہ یہ جرأت کن حالات کی چغلی کھا رہی ہے۔ہمارے حکمران کبھی مسلمانوں کے قاتل، مسلمان ماؤں، بہنوں کی عزتوں کے لٹیرے اور برصغیر کی تاریخ کے بدترین مسلم دشمن سکھوں کو نوازتے ہیں اور کبھی خود ان کا روپ دھار کر خوشی محسوس کرتے ہیں۔جیسا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے گذشتہ دنوں کیا۔ پتہ نہیں ہمارے لیڈرانِ کرام ان تمام باتوں سے بے خبر ہیں کہ انہیں فوجی وردی اور L.F.O کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا یا پھر وہ صرف اسی مسئلہ پر شور مچا کر قوم کو دھیان لگائے ہوئے ہیں کہ باقی کام حکمران تسلی سے کر لیں نہ قوم کی توجہ اس طرف ہو گی اور نہ کوئی اس کی مخالفت کریگا۔ خدارا سوچیے! آنکھیں کھولئے، بیدار ہو جائیے اور اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیے قوم کی صحیح رہنمائی کیجئے اور وطن عزیز پاکستان کے مفادات کا تحفظ کیجئے۔ صرف اپنی قیمت بڑھانے کی کوشش نہ کیجئے۔اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔(آمین)